

کے ساتھ امتیازی برتاؤ اختیار کیا، لیکن جب دشمنی اور دوستی دونوں ناپید ہوں تو دھوکا کھانے اور فریب میں مبتلا ہونے کی کون سی وجہ رہ جاتی ہے ؟

۴۔ شرح :- محبوب کو خط لکھا اور حالت اضطراب میں قاصد کے ساتھ محبوب کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ منزل طے کر چکنے کے بعد خیال آیا کہ یہ ہم سے کیسی حرکت سرزد ہوئی ؟ بیشک یہ گمان تھا کہ قاصد خط کہیں راستے ہی میں ضائع نہ کر دے یا یہ آرزو تھی کہ جواب کے انتظار میں نہیں بیٹھیں گے، وہیں جواب لے لیں گے، لیکن راستے میں سوچ رہے ہیں کہ کیا اپنا خط ہم خود پہنچائیں، جو سراسر باعث ہتک اور خلاف دستور ہے ؟

دوسرے مصرع سے ایک معنی یہ بھی پیدا ہوتے ہیں کہ اگر ہم قاصد کے ساتھ ساتھ محبوب کے دولت کدے پر پہنچ گئے تو وہ تو ہماری صورت سے بھی بیزار ہے پھر خط اسے پہنچانے کی کون سی صورت رہ جائے گی ؟ یہاں کیا "بہ معنی" کیونکر سمجھا جائے گا اور "یارب" استعجاب کے لیے ہے۔

۵۔ شرح :- جب محبوب کے دروازے پر بیٹھ گئے تو وہاں سے اٹھنا عاشق کے لیے باعث ننگ ہے۔ کتنے ہی حادثے پیش آجائیں، کتنی ہی مصیبتیں نازل ہونے لگیں، یہاں تک کہ خون کی ندی بہ نکلے اور وہ ہمارے سر سے بھی گزر جائے ہم اُس آستانے کو نہ چھوڑیں گے۔

۶۔ شرح :- خواجہ عالی فرماتے ہیں :
"دکھلائیں کا مرجع خدا کو کھٹرایا ہے۔ کہتا ہے کہ عمر بھر موت کا منتظر رہا کہ وہ حالت زندگی سے ضرور بہتر ہوگی۔ اب دیکھیے، مرنے کے بعد کیا حالت دکھلاتے ہیں، جس کا تمام عمر منتظر رکھا ہے۔"

مراد یہ ہے زندگی بھر اتنی تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آتی رہیں کہ اکتا کر موت کا راستہ دیکھنے لگے۔ کیونکہ زندگی میں تو ان تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ پھر سوچتے ہیں کہ دیکھیے، مرنے کے بعد ہمارے سامنے کیا